علم اصول حدیث اور پاکستان میں اس کا ادبی ارتقاء

محمد فخر الدین*

ڈاکٹر محمد عبداللہ**

As the Hadith is second major source of Islamic Sharia, therefore Sahabah & Muslim scholars devoted their lives for compilation of Hadith. Usool e Hadith is an important knowledge and source which provide the principles to check the level, text and narration of Hadith. The uhadiseen invented the principles for Usool e Hadith according to the spirit of Islam. In this article the introduction and brief sketch of principles of Usool e Hadith as well as its enhancement / development in pakistan is presented.

دین میں اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اہمیت واضح ہے۔قرآن مجید میں متعدد مقامات پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا واضح حکم ہے اوراس سے منہ پھیرنے والے کے لئے وعید بھی سنائی گئی ہے۔اس سلسلے میں چندآیات درج ذیل ہیں۔

و اطیعوا اللہ والرسول لعلکم ترحمون (۱)

(اوراطاعت کرو اللہ اوراس کے رسول کی،تاکہ تم پر رحم کیا جائے)

یاایھاالذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعو الرسول (۲)

(اے ایمان والو اطاعت کرو اللہ کی اور رسول کی)

لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ (۳)

(بے شک تمہارے لئے اللہ کے رسول میں بہترین نمونہ ہے)

صحابہ کرامؓ نے نہ صرف اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حق ادا کیا بلکہ اپنے بعد آنے والوں کو لئے بھی اسوۂ حسنہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تفصیلات پہنچائیں۔رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت،سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کے بغیر ناممکن ہے۔چنانچہ احادیث کی جمع وتدوین میں جو سرگرمی دکھائی گئی ہے اقوام عالم میں اس کی مثال نہیں ملتی۔انہوں نے رطب ویابس کو جمع نہیں کیا بلکہ علمی وعملی اصول اپنائے جو آج بھی مسلمانوں کی علمی دیانت داری کے گواہ ہیں۔مسلمانوں نے حدیث کو مدون کرنے کے ساتھ ساتھ مختلف احادیث

*پی ایچ ڈی سکالر،شعبہ عربی وعلوم اسلامیہ،گومل یونیورسٹی،ڈیرہ اسماعیل خان۔

**ایسوسی ایٹ پروفیسر،شعبہ عربی وعلوم اسلامیہ،گومل یونیورسٹی،ڈیرہ اسماعیل خان۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میں امتیاز رکھتے ہوئے صحت واتصال کے ساتھ آنے والی نسلوں کو منتقل کیا۔جس کے نتیجے میں یہ ذخیرہ احادیث شکوک وشبہات سے اس قدر محفوظ ہے کہ اہل علم یہ ماننے پر مجبور ہیں کہ حفاظت اور صیانت کے لئے اس سے بڑھ کر کچھ کرنا انسان کے بس میں نہیں۔ابتداءً یہ احتیاطی تدابیر تھیں جو بعد میں علمی اصولوں کی صورت اختیار کر گئیں۔ذیل میں ان اصولوں کا تاریخی اعتبار سے اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے۔

صحابہ کرامؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات سے بے حد محبت تھی اور وہ معمولات اور تعلیمات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عمل کرنے کے اولین مظہر تھے۔انہوں نے احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخذ اور قبول کرنے میں خصوصی احتیاط کی۔مثلاً حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر کرتے ہوئے امام ذہبی لکھتے ہیں:۔

کان اول من احتاط فی قبول الاخبار (۴)

(وہ اولین شخص تھے جنہوں نے احادیث کے قبول کرنے میں احتیاط کی)

عن قبیصۃ بن ذویب انه قال :جاء ت الجده الی ابی بکر الصدیق تسئله میراثها، فقال لها ابو بکر ؛ ما لك فی کتاب الله شیء وما علمت لك فی سنة رسول اللهﷺ شیاء، فرجعی حتی اسا ل الناس . فسال الناس، فقال المغیره بن شعبه:حضرت رسول اللهﷺ اعطاها السدس. فقال ابوبکر هل معك غیرك؟ فقام محمد بن مسلمه الانصاری فقال مثل ما قال المغیره (۵)

(قبیصہ بن ذویبؓ کی روایت ہے کہ ایک دادی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں میراث میں اپنا حصہ مانگنے آئی مگر آپؓ نے اس سے کہا کہ قرآن میں تیرا حصہ نہیں۔اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں تیرا حصہ مجھے معلوم نہیں۔تو واپس چلی جا۔میں لوگوں سے پوچھوں گا۔پس انہوں نے پوچھا تو مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دادی کو چھٹا حصہ دیا۔تو حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کیا تمھارے ساتھ کوئی اور بھی (گواہ) ہے؟ تو محمد بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وہی بات کہی جو مغیرہ نے بیان کی تھی۔)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عمل سے تحقیق حدیث کے لئے اصول شہادت کی بنیاد ڈالی۔آپؓ کی اس قائم کردہ بنیاد پر علم اصول حدیث کے علمی قواعد قائم ہوئے۔مولانا محمد محترم فہیم عثمانی لکھتے ہیں:۔

''احادیث کی چھان بین،تحقیق وتلاش،تنقید وتمحیص کے متعلق جتنے بھی علوم وجود میں آئے،ان سب کا منبع حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جاری کردہ اس چشمے سے پھوٹتا نظر آتا ہے۔''(۶)

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبر واحد کی قبولیت میں بہت زیادہ احتیاط فرماتے تھے۔اس بارے

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

میں امام ذہبیؒ لکھتے ہیں:۔

"**ھوالذی سن للمحدثین الثبت فی النقل و ربما یتوقف فی خبر الواحد اذا ارتاب**"(۷)

(انہوں (حضرت عمرؓ) نے محدثین کے لئے روایت میں ثبت کا طریقہ جاری کیا۔ جب انہیں تردد ہوتا تو وہ خبر واحد کو قبول کرنے توقف کرتے)

ان ابا الموسی الاشعری جاء یستاذن علی عمر بن الخطاب ، فستاذن ثلاثاثم رجع. فارسل عمر بن الخطاب فی اثرہ، فقال بمالك لم تدخل؟فقال ابو موسی: سمعت رسول اللہ ﷺیقول :الاستئذان ثلاث، فان اذن لکم فادخل والافارجع. فقال عمر:ومن یعلم ھذا؟ لئن لم تاتنی بمن یعلم ذالك لافعلن بك کذا و کذا. (۸)

مذکورہ بالا حدیثِ استیذان میں حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طرزِ عمل اور آپؓ کی تحقیق اور گواہی طلب کرنا امام ذہبی کے قول کی تصدیق کرتا ہے۔ اس بارے میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طرز عمل یہ تھا کہ آپ حدیث بیان کرنے والے سے قسم کا مطالبہ کرتے تھے۔

امام ذہبی کے الفاظ ہیں:۔

"**انه یستحلف من یحدثه بالحدیث**" (۹)

مولانا سعید اکبرآبادی ان روایات سے بطور نتیجہ اخذ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین روایت وقبول حدیث میں حد درجہ محتاط تھے اور انہوں نے قبول حدیث کے لئے ایک خاص معیار قائم کرلیا تھا۔ جو حدیث اس معیار پر پورا اترتی اس کو بے تکلف قبول کرتے اور عمل پیرا ہوتے۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی اس احتیاطی روش کے نتیجے میں صحیح اور غیر صحیح احادیث میں ایک امتیازی خط کھنچ گیا۔ (۱۰)

آنے والے ادوار میں اہل علم نے اخذِ حدیث کے لئے ایک کلیہ بنادیا جس کے الفاظ یہ تھے:۔

"**ان ھذا العلم دین ، فانظرو عمن تاخذون دینکم**" (۱۱)

(یہ علم (حدیث) تو دین ہے۔پس دیکھ لو کہ کن سے تم اپنا دین حاصل کرتے ہو)

یہ کلیہ اہل علم کے لئے ایک معیار قرار پایا۔اور وہ اس معیار پر پورا اترنے والوں سے حدیث اخذ کرتے تھے۔اور بعد ازاں اس کے متن کی تحقیق کرتے تھے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

سند کے آغاز اور تفتیش کے بارے میں امام مسلمؒ، امام محمد بن سیرینؒ کے الفاظ نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"لـم یکونوا یسالون عن الاسناد فلما وقعت الفتنة قالوا سمو لنا رجالکم فینظر الی اهل السنة فیوخذ حدیثهم وینظر الی اهل البدعة فلا یؤخذ حدیثهم"(۱۲)

محدثین اسناد کی بابت نہیں پوچھا کرتے تھے۔ جب فتنہ برپا ہوا تو کہا جانے لگا، کہ اپنے راویوں کے نام بتاؤ۔ تاکہ دیکھا جائے جو اہل سنت ہیں، ان کی حدیث لی جائیں اور جو اہل بدعت ہیں، ان سے احادیث نہ لی جائیں۔

محدثین کا یہ اہتمام اصول حدیث کا سب سے بنیادی اصول قرار دیا گیا۔ بقول مولانا شبلی نعمانی:۔

''اس (اتصال سند) کے ساتھ ساتھ یہ بھی تحقیق کی جائے کہ جو اشخاص سلسۂ روایت میں آئے، کون تھے؟ کیسے تھے؟ کیا مشاغل تھے؟ چال چلن کیسا تھا؟ حافظہ کیسا تھا؟ سمجھ کیسی تھی؟ ثقہ تھے یا غیر ثقہ؟ سطحی الذہن تھے یا دقیقہ بین؟ عالم تھے یا جاہل؟ ان جزوی باتوں کا پتہ لگانا سخت مشکل بلکہ ناممکن تھا۔ سینکڑوں ہزاروں محدثین نے اپنی عمریں اس کام میں صرف کر دیں۔ ایک ایک شہر گئے، راویوں سے ملے، ان سے متعلق ہر قسم کی معلومات بہم پہنچائیں۔ جو لوگ ان کے زمانہ میں موجود نہ تھے، ان کے دیکھنے والوں سے حالات دریافت کیے۔''(۱۳)

محدثین کی اس جانفشانی کا اقرار مخالفین اسلام بھی کیا ہے۔ مشہور مستشرق ڈاکٹر اسپرنگر کے حوالے سے مولانا شبلی کہتے ہیں:۔

نہ کوئی قوم دنیا میں ایسی گزری، نہ آج موجود ہے جس نے مسلمانوں کی طرح اسماء الرجال جیسا عظیم الشان فن ایجاد کیا ہو۔ جس کی بدولت آج پانچ لاکھ شخصوں کا حال معلوم ہو سکتا ہے۔(۱۴)

اصول حدیث سے مراد محدثین کرامؒ کے پیش کردہ وہ قواعد وضوابط ہیں جن کے ذریعے راویانِ حدیث کی تحقیق کی جاتی ہے اور راویوں کی عدالت وثقاہت، اتصال سند، طبقات سند میں راویوں کی تعداد وغیرہ کو پرکھا جاتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ متن حدیث کا شرع کی روشنی میں جائزہ لیا جاتا ہے۔

اصول حدیث کی بنیاد قرآن کے حسبِ ذیل کلیہ میں موجود ہے:۔

یایها الذین امنوا ان جاء کم فاسق بنباء فتبینوا(۱۵)

(اے ایمان والو اگر تمہارے پاس کوئی فاسق (غیر ذمہ دار) آدمی کوئی اہم خبر لائے تو اسکی خوب تحقیق کر لیا کرو)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اسی بارے میں ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"کفی بالمرء کذبا ان یحدث بکل ما سمع"(۱۶)

(کسی آدمی کے جھوٹا ہونے کے لیے کافی ہے کہ وہ ہر سنی سنائی بات کو بیان کرتا پھرے)

اس بارے میں درج ذیل ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بھی انتہائی اہم ہے:۔

"سیکـون فی اٰخر امتی اناس یحدثونکم ما لم تسمعوا انتم ولا اباء کم فایاکم وایاھم"(۱۷)

(عنقریب میری امت کے آخری زمانہ میں لوگ تم سے ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو، نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے بڑوں نے، پس ان سے بچنا)

ایک حدیث میں کذب فی الحدیث کی ممانعت فرماتے ہوئے ارشاد ہوتا ہے:

"من تعمد علی کذبا فلیتبوا مقعدہ من النار"(۱۸)

(جس نے مجھ پہ جھوٹ گھڑا تو وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرے)

ان احکام، نشانیوں اور وعیدوں اور اس قبیل کے دیگر احکام کی روشنی میں محدثین نے حدیث کی روایت کے بارے میں اصول منضبط کیے۔مختلف اہل علم نے ان اصولوں کی تعریف حسب ذیل الفاظ میں کی ہے:۔

علامہ جلال الدین سیوطی، امام عزالدین ابن جماعہ کے الفاظ لکھتے ہیں:۔

"علم بقوانین یعرف بھا احوال السند والمتن"(۱۹)

(ان قوانین پر مشتمل علم، جن سے سند اور متن کے احوال معلوم ہوں)

ابن حجر عسقلانی کہتے ہیں:۔

"معرفۃ القواعد التی یتوصل بھا الی معرفۃ حال راوی والمروی" (۲۰)

(ان قواعد کا جاننا جو راوی اور مروی کی معرفت میں معاون ہوں)

یعنی حدیث کی روایت کرنے والے لوگوں کے حالات معلوم کرنا اور جو حدیث بیان کی گئی ہے، اس کی صداقت کو معلوم کرنا۔

تدریب الراوی کے الفاظ درج ذیل ہیں:۔

"علـم الـحـدیث درایۃ:یعرف بہ حال راوی والمروی من حیث القبول والرد وما عـلـم یـعـرف مـنـہ حـقیقۃ الروایہ و شروطھا،انواعھا ،و احکامھا و حال الرواۃ،شروطھم و اصناف المرویات وما یتعلق بذالک"(۲۱)

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

(علم حدیث درایت کے لحاظ سے وہ علم ہے جس میں راوی اور روایت کا قبول ورد کے لحاظ سے جائزہ لیا جاتا ہے۔ جس کے ذریعے روایت کی حقیقت، اس کی شرائط، اس کی انواع، اس کے احکام، راویوں کے حالات اور دیگر متعلقات حدیث کی وضاحت کی جاتی ہے)

ڈاکٹر صبحی صالح لکھتے ہیں:

علم درایت حدیث کو علم اصول حدیث بھی کہا جاتا ہے۔(۲۲)

اگر چہ بظاہر اس علم کو اسناد کے مباحث تک محدود سمجھا گیا ہے لیکن متن کے مسائل بھی اس سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر صبحی صالح لکھتے ہیں:۔

فن اصول حدیث کی تعریف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ یہ صرف اسناد کے مباحث تک محدود نہیں بلکہ متن سے متعلق مسائل بھی اس میں شامل ہیں۔(۲۳)

مولانا عبیداللہ الاسعدی نے اصول حدیث کے درج ذیل اہم مباحث بیان کیے ہیں:۔

۱۔ حدیث کی نقل کی صورت و کیفیت یعنی یہ کس کا قول وفعل ہے۔
۲۔ حدیث کی نقل کی شرائط اور یہ کہ ان کے حصول کی کیا صورت رہی ہے۔
۳۔ سند و متن کے مختلف حالات کے اعتبار سے حدیث کی اقسام۔
۴۔ حدیث کی تمام اقسام کے احکام۔
۵۔ راویان حدیث کے احوال کہ وہ لائق اعتبار ہیں یا نہیں۔
۶۔ راویانِ حدیث کے حق میں معتبر شرائط۔
۷۔ حدیث کی مصنفات۔
۸۔ حدیث کی اصطلاحات۔(۲۴)

اصول حدیث کی نادر تصانیف درج ذیل ہیں:۔

(ا) **مقدمه صحیح مسلم** : امام مسلم بن حجاج القشیریؒ، م ۲۶۱ ھ۔(ب) **معرفة اصول الحدیث** : امام احمد بن ہارون بردیجیؒ، م ۳۱۰ ھ۔(ج) **المحدث الفاصل بين الراوی والواعی** : امام حسن بن عبدالرحمٰن رامہرمزی، م ۳۶۰ ھ۔(د) **المدخل الی اصولِ معرفة الاکلیل** : امام حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ نیشاپوری، م ۴۰۵ ھ۔(ح) **الکفایه فی علم الروایه ،الجامع الاخلاق الراوی و آداب السامع** : ابوبکر احمد بن علی معروف بہ خطیب بغدادی، م ۴۶۳ ھ۔(ط) **علوم الحدیث المعروف مقدمه ابن الصلاح** : امام

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

عثمان بن عبدالرحمٰن صلاح الدین، م۶۴۳ھ۔(ی)نخبة الفکر فی مصطلح اهل الاثر، و نزهة النظر: امام احمد بن علی ابن حجر عسقلانی، م۸۵۲ھ۔

عصرِ حاضر میں اصول حدیث پر اہم کتب میں قواعد التحدیث من فنون مصطلح الحدیث: علامہ جمال الدین قاسمی، م۱۳۳۲ھ۔علوم الحدیث و مصطلحه: ڈاکٹر صبحی الصالح۔اصول الحدیث علومه و مصطلحه: ڈاکٹر محمد عجاج الخطیب۔تیسیر المصطلح الحدیث: ڈاکٹر محمود طحان شامل ہیں۔

ڈاکٹر محمد باقر خان خاکوانی لکھتے ہیں:۔

''اصول حدیث میں حدیث کے تاریخی پس منظر و پیش منظر کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔اخذِ حدیث، روایتِ حدیث، محدثین کرام اور ان کی جہود، ان کی عدالت و ضبط کا پیمانہ، تاریخ حدیث، کتبِ احادیث، متعلقاتِ حدیث، احادیث پر مسلم یا غیر مسلم معترضین کے اشکالات کا جواب، حدیثِ نبوی کے مطالعہ سے جو نئے نئے علوم جیسے فقہ الحدیث، طب نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، شمائل نبوی صلی اللہ علیہ وسلم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشن گوئیوں کا جائزہ، حدیث کا جدید سائنس کے تناظر میں مطالعہ یا اس قسم کے عنوانات جن کے ذریعے حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی حقانیت کو دور حاضر کے تناظر میں ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہو"(۲۵)

علم اصول حدیث کی بدولت جو علوم وجود میں آئے اور ترقی کی بلند منازل پر پہنچے ان میں:۔

جرح و تعدیل، اسماء الرجال، علم مختلف الحدیث و مشکلہ، علم ناسخ و منسوخ، علم غریب الحدیث، علم اسباب ورود الحدیث، علم تخریج الحدیث، علم الاعتبار، علم التوفیق بین الاحادیث، علم المختلف المؤتلف، علم اطراف الحدیث شامل ہیں۔

امام حاکم کی کتاب میں ان علوم کی تعداد ۵۲ بیان ہوئی ہے۔(۲۶)

تدریب الراوی میں ان کی تعداد ۱۰۰ کے قریب بیان ہوئی ہے۔(۲۷)

ضرورت و اہمیت

علم اصول حدیث اپنی افادیت کے لحاظ سے نافع ترین علم ہے، جس کا مقصد ہی قبول و عدم قبول کے لحاظ سے حدیث کا مطالعہ کرنا ہے۔اس علم سے معلوم ہوتا ہے کہ کون سی حدیث قابل استفادہ ہے اور کون سی حدیث قبولیت کے معیار سے فروتر ہے۔فتنہ وضع حدیث سے لے کر عصر حاضر کے فتنہ انکار حدیث تک اس علم نے علم حدیث کی حفاظت کی اور علم حدیث کو اس اوج کمال تک پہنچایا کہ آج بھی تحقیق و تنقید کے تمام اصولوں کو

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

استعمال کرنے کے بعد کوئی عنادی معترض ہی حدیث کی حجیت کا انکار کرسکتا ہے۔شریعت میں حدیث وسنت کی اہمیت کے پیش نظر اصول حدیث کا علم بھی اپنے آغاز سے لے کر آج تک مسلمانوں کے بنیادی علوم میں شامل رہا ہے۔مسلمان دنیا کے جس خطے میں بھی گئے اپنے علوم وفنون ساتھ لے کر گئے۔چنانچہ برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں نے یہاں بھی ان علوم کی اشاعت کی اور پاکستان کے مسلمانوں نے بھی مقدور بھر ان علوم میں اپنی خدمات سرانجام دیں۔چنانچہ تحریر وتقریر، درس وتدریس اور تصنیف وتالیف ہر لحاظ سے علم اصول حدیث کی خدمت کی۔

اصول حدیث پاکستان میں مسلمانوں کے دینی نصاب کا نمایاں حصہ ہے۔متونِ حدیث کے ساتھ ساتھ اصول حدیث کی کتب بھی نصاب میں شامل ہیں۔درس نظامی کے ساتھ ساتھ سرکاری جامعات میں بھی اصول حدیث کا مضمون اسلامیات کے نصاب کا حصہ ہے۔تاہم اس سلسلے میں جس اہم چیز کا یہاں تذکرہ کرنا مقصود ہے، وہ اصول حدیث کے بارے میں پاکستان میں تصنیفی وتالیفی کاوشوں کے جائزے پر مشتمل ہے۔چونکہ اس فن پر مشتمل وسیع مواد کا احاطہ اس مختصر مقالہ میں ممکن نہیں، لہٰذا مملکت خداداد پاکستان میں علم اصول حدیث مرتب شدہ علمی مواد کا اجمالی جائزہ پیش کیا جاتا ہے، جو سن عیسوی کی ترتیب پر ہے۔

الدرایہ فی اصول الحدیث (مفتی امجد العلی) ۱۹۶۶ء

ادارہ تحقیقات اسلامی کے زیر اہتمام شائع ہونے والی اصول حدیث کی اہم کتاب ہے جس میں ابتداءً مولانا احمد پیلی بھیتی کا ایک مضمون ہے جس کا عنوان ''تذکرہ آئمہ اصول ومشاہیر محدثین'' ہے۔جس میں اہم محدثین کا تاریخی اعتبار سے ذکر کیا گیا ہے۔(۲۸) کتاب کے متن میں اصول روایت و درایت، اقسام حدیث بلحاظ قبول ورد، خبر واحد کی مختلف اقسام کی مکمل بحث، وضع حدیث اور اس کے محرکات، عدالت راوی، جرح وتعدیل، تاریخ حدیث، کتابتِ حدیث اور ضبط الکتاب کی شرائط، الفاظ جرح وتعدیل اور ان کے مراتب، آداب سماع وقبول کی جامع بحث ہے اور قدیم کتب حدیث کے رموز واشارات کو بھی زیر بحث لایا گیا ہے۔کتاب کے دوسرے حصے میں آداب المحدث کے ضمن میں تیس اہم مباحث پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے اور محدث کے لئے درکار علوم کی تفصیل بیان ہے۔کتاب ہٰذا میں ذیلی حوالہ جات کا اہتمام ہے اور کتب اصلیہ سے مراجعت کی گئی ہے۔اصول حدیث کو سمجھنے کے لئے نہایت مفید کتاب ہے۔اس کتاب کے ناشر محمد سعید اینڈ سنز، کراچی ہیں، اور اسکی ضخامت ۲۵۱ صفحات ہے۔

معارف حدیث ترجمہ: معرفۃ علوم الحدیث از امام حاکم نیشاپوری، مترجم: مولانا محمد جعفر شاہ پھلواری،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

۱۹۷۰ء

امام حاکم کی کتاب معرفۃ علوم الحدیث اصولِ حدیث کی بنیادی کتابوں میں سے ہے۔اس کتاب کے محقق ڈاکٹر سید معظم حسین صاحب ہیں، جنہوں نے مختلف نسخوں کی مدد سے ایک صحیح نسخہ پیش کیا۔آغاز میں امام حاکم کے حالاتِ زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے۔(۲۹) اس کتاب میں اصول حدیث کے اہم مباحث پر اصولی بحث ہے جن میں علو اسناد کی پہچان، نزول اسناد، محدث کی صداقت، اتصال سند، موقوف روایات، عدالتِ صحابہؓ، منقطع احادیث، معضل روایات، غریب الحدیث، جرح و تعدیل، حدیث میں اضافہ شدہ الفاظ کی تحقیق، حدیث کا مذاکرہ اور اُس کے فوائد، محدثین کے انساب، قبائل اور کُنیٰ وغیرہ شامل ہیں۔ اگرچہ اس کتاب میں اصول حدیث کے اہم ترین مباحث ہیں لیکن ترتیب سے عاری ہیں۔ترجمہ میں بھی عربی عبارات اور احادیث کے حوالہ جات کا اہتمام نہیں کیا گیا۔ادارہ ثقافت اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور نے اس کو شائع کیا۔اور اس میں کل صفحات ۳۸۸ ہیں۔

تحفۃ الدرر شرح نخبۃ الفکر فی مصطلح اہل الاثر (مولانا سعید احمد پالنپوری) ۱۴۱۵ھ ۱۹۹۴ء

عربی مدارس میں ابن حجر عسقلانی کی کتاب شرح نخبۃ الفکر بزبان عربی نصاب کا حصہ ہے، چونکہ اس کی زبان مبتدی طلباء کے لئے مشکل ہوتی ہے لہٰذا مولانا موصوف نے اس کی اردو میں شرح لکھی ہے۔مقدمہ میں وہ لکھتے ہیں کہ تحفۃ الدرر کا تصور انہوں نے حسن النظر نامی کتابچہ سے حاصل کیا جس کے مصنف مولانا عبد الرحمٰن صاحب ہیں۔مترجم نے اول شرح نخبہ کو بااعراب لکھا ہے تاکہ حفظ کرنے کے لئے طلباء کو مشکل درپیش نہ ہو۔اس متن کے بعد درسی ترجمہ ہے جو نہایت آسان اور واضح الفاظ میں لکھا گیا ہے۔اس کے بعد تحفۃ الدرر کا متن ہے جس میں نفس مضمون کو سادہ الفاظ میں بیان کیا گیا ہے، نیز ہر اصطلاح کی تعریف بیان کی گئی ہیں۔(۳۰)

یہ کتابچہ اصول حدیث کی اہم ترین تصنیف کی آسان ترین شرح ہے جو نہ صرف طلباء حدیث کے لئے اصول حدیث کو سمجھنے کے لئے معاون ہے بلکہ شرح نخبہ کی تفہیم کے لئے بھی ممد ہے۔یہ کتاب مدنی کتب خانہ، بفرزون کراچی کی طرف سے شائع ہوئی ہے اور اس کے کل صفحات ۸۸ ہیں۔

تحفہ اہل النظر فی مصطلح اہل الخبر (مولانا عبد الجلیل اثری) ۱۹۹۸ء

کتاب ھذا میں اصول حدیث کے تمام ضروری مباحث کو جمع کیا گیا ہے۔مقدمہ میں اصول حدیث کی

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

تاریخ بیان کی گئی ہے اور اس ضمن میں ہونے والے علمی کام کا تدریجی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔(۳۱)

کتاب میں کل پانچ ابواب ہیں اور ہر باب میں چار ذیلی فصول قائم کی گئی ہیں۔

باب اول میں اقسام حدیث، خبر مقبول اور اس کی اقسام، خبر مردود اور اس کی اقسام اور مقبول و مردود کے مابین مشترک خبر کی اقسام و احکام کا بیان ہے۔ جبکہ باب دوم میں راوی مقبول کی صفات بیان کی گئی ہے۔ تیسرے باب میں جرح و تعدیل پر تفصیلی بحث ہے اور چوتھے باب میں آدابِ روایت اور ضبطِ روایت کے مضمون پر تفصیلاً بحث کی گئی ہے۔ جبکہ پانچویں باب میں اسناد اور متعلقات اسناد کا بیان ہے۔

حوالہ جات ہر باب کے آخر میں درج کیے گئے ہیں۔ عربی اصطلاحات کے مترادفات اردو زبان میں دیئے گئے ہیں۔ آخر میں مصادر و مراجع کی فہرست درج ہے۔ یہ کتاب ندوۃ المحدثین، گوجرانوالہ کی طرف سے شائع کی گئی۔ اس کے کل صفحات ۳۲۰ ہیں۔

التحدیث فی علوم الحدیث (ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر) ۲۰۰۸ء

ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر پاکستان کے اہل علم میں محتاج تعارف نہیں۔ ان کا اختصاص علوم الحدیث ہیں۔ ان کی یہ کتاب اصول حدیث پر مبنی ہے۔ اس کتاب میں ان کے معاون جناب ڈاکٹر سراج الاسلام حنیف ہیں۔ اس کتاب میں اصول حدیث کے مندرجہ ذیل اہم ابواب پر بحث کی گئی ہے:

اصول حدیث اور ان کا ارتقاء، اصطلاحاتِ حدیث، تقسیم حدیث باعتبارِ ناقلین، قبول و رد کے لحاظ سے حدیث کی اقسام، مسند الیہ کے لحاظ سے حدیث کی تقسیم، مشترک مابین مقبول و مردود کا بیان، راوی کی قبولیت کے شرائط، وسائل سند کی قلت کے اعتبار سے حدیث کی تقسیم، باعتبار رواۃ حدیث کی تقسیم، اخذِ حدیث کے طریقے اور جرح و تعدیل اس کے گیارہ ابواب کے عناوین ہیں۔(۳۲)

اس کتاب کا امتیازی وصف یہ ہے کہ ہر باب کے آخر میں اس کا خلاصہ دیا گیا ہے جس سے وہ لوگ بھی فیض یاب ہو سکتے ہیں جو وقت کی قلت کے باعث پوری کتاب کا مطالعہ نہیں کر سکتے۔ یہ مکتبہ قدوسیہ، لاہور، کی طرف سے شائع کی گئی ہے۔ اور ۴۰۰ صفحات پر مشتمل کتاب ہے۔

علوم الحدیث فنی، فکری اور تاریخی مطالعہ (ڈاکٹر عبدالرؤف ظفر) ۲۰۰۹ء

اس کتاب کے بارے میں ڈاکٹر عبدالجبار شاکر کا کہنا ہے کہ اگر اردو زبان کی پانچ بہترین علوم الحدیث کی کتب کا انتخاب کیا جائے تو یہ کتاب اپنی جامعیت، افادیت اور اصلیت کے اعتبار سے یقیناً ان میں جگہ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

پائے گی۔(۳۳)

اس کتاب میں اصول حدیث کے متعلق اتنے متنوع اور متعدد موضوعات پر قلم اٹھایا گیا ہے کہ یہ ایک قاموس لگتی ہے۔ اس کتاب کے مضامین میں اصطلاحاتِ حدیث، مقام حدیث، مستشرقین اور حدیث، اسماء الرجال، جرح و تعدیل، فن تخریج، اقسام لاحدیث، تاریخ حدیث و محدثین، تراجم الحدیث، فقہ الحدیث، شروح الحدیث اور لغات الحدیث شامل ہیں۔ جو متعدد ذیلی موضوعات اور سینکروں عنوانات کے تحت منقسم ہیں اور ہر بات کے لئے مستند حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس میں برصغیر کے منکرین حدیث کے زعم کا علمی ابطال کیا گیا ہے۔ مولانا اصلاحی کا مکتبِ فکر بھی سنت اور حدیث میں فرق کی بنیاد پر خصوصی علمی توجہ کا متقاضی ہے اور ڈاکٹر موصوف نے اس کا حق ادا کیا ہے۔ چار سو کے قریب کتابوں سے حوالہ جات درج کیے گئے ہیں۔ اصول حدیث کے موضوع پر یہ کتاب بحر زخار ہے۔ اپنے لوازمے، پیش کش کے لحاظ سے ایک کامل تصنیف ہے۔ یہ کتاب ادارہ نشریات، اردو بازار لاہور، نے شائع کی ہے۔ اور اس کے کل صفحات ۹۸۹ ہیں۔

معجم اصطلاحات حدیث (ڈاکٹر سہیل حسن)۲۰۰۹ء

اصول حدیث، حدیث مبارک کو پرکھنے کے بنیادی اصول ہیں، مشاہیر اہل علم نے ان پر بہت زیادہ علمی کام کیا لیکن زیادہ تر کتب عربی زبان میں ہیں، جو عربی زبان کے ماہرین کے لئے بہت قیمتی ہیں۔ لیکن متوسط اہل علم اور عام طلباء ان سے استفادہ نہیں کر سکتے۔ اصول حدیث کے ضمن میں عصر حاضر میں متعدد کتب معاجم کی صورت میں لکھی گئی ہیں۔ اردو زبان میں ایسی کوشش کی ضرورت تھی۔ ڈاکٹر سہیل حسن صاحب نے معجم اصطلاحات حدیث کو اسی پس منظر میں تحریر کیا۔ ڈاکٹر موصوف نے ابتداء لکھا ہے کہ یہ معجم ترکی زبان میں ڈاکٹر مجتبیٰ اور گورکی کی کتاب سے منتخب اصطلاحات سے ماخوذ ہے اور اس کا دوسرا اہم ماخذ ڈاکٹر ضیاء الرحمٰن اعظمی کی (معجم مصطلحات الحدیث و لطائف الاسانید) کی عربی کتاب ہے جہاں مزید وضاحت کی ضرورت سمجھی گئی ہے، اسے مصادر کی مدد سے مکمل کیا گیا ہے۔(۳۴)

انتہائی جامع اور مانع طریقے سے تمام اصولی کتابوں کا نچوڑ پیش کیا گیا ہے۔ آخر میں فاضل مصنف نے مراجع و مصادر کی جامع فہرست پیش کی ہے۔ اصول حدیث کی اصطلاحات کو سمجھنے کے لئے نہایت مفید کتاب ہے۔ اس میں رموز کی فہرست بھی دی گئی ہے اور مختلف نقشوں اور چارٹوں سے بھی مضمون کی وضاحت کی گئی ہے اور آخر میں ساٹھ مصادرِ اصلیہ کی فہرست بھی دی گئی ہے۔ یہ کتاب ادارہ تحقیقات اسلامی، اسلام آباد کی طرف سے شائع ہوئی۔ اور ۱۵۱ صفحات پر مشتمل ہے۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

محاضراتِ حدیث (ڈاکٹر محمود احمد غازی) ۲۰۱۰ء

محاضرات اصل میں ڈاکٹر غازی صاحب کی ان (۱۲) صوتی تقاریر کا مجموعہ ہے جو انہوں نے الھدیٰ ٹرسٹ انٹرنیشنل کے زیر اہتمام شائقین علم کے لئے اسلام آباد میں ۷ اکتوبر ۲۰۰۳ء سے ۱۹ اکتوبر ۲۰۰۳ء تک کیں۔ان کی اولین مخاطب وہ خواتین اہل علم ہیں جو قرآن مجید کی درس وتدریس میں مصروف ہیں۔ان محاضرات کا مقصد علوم الحدیث اور سیرت سے واقف کرانا تھا۔(۳۵)

علم حدیث کا جامع تعارف، علم حدیث کی ضرورت واہمیت، حدیث وسنت بطور ماخذ شریعت، روایتِ حدیث اور اقسامِ حدیث، علم اسناد ورجال، جرح وتعدیل، تدوین حدیث، رحلۃ اور محدثین کی خدمات اور علوم حدیث دورِ جدید میں، یہ کل بارہ (۱۲) خطبات ہیں اور ہر خطبے کے آخر میں جو سوال وجواب ہوئے وہ بھی درج کیے گئے ہیں۔اس میں تمام اصولی و بنیادی مباحث انتہائی سادہ زبان میں بیان کیے گئے ہیں۔ایک مبتدی کے لئے اس سے بڑھ کر آسان اور جامع کتاب ممکن نہیں۔چونکہ اصل میں یہ تقاریر تھیں، لہٰذا ان میں حوالہ جات کا کوئی اہتمام نہیں کیا گیا۔یہ کتاب صفحات ۴۸۰ پر مشتمل ہے اور الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور کی طرف سے شائع ہوئی۔

اصول الحدیث، مصطلحات وعلوم (ڈاکٹر خالد علوی) ۲۰۱۱ء

اردو زبان میں اصول حدیث پر نہایت جامع اور ضخیم کتاب ہے۔مؤلف نے پیش لفظ میں لکھا ہے کہ اردو زبان میں کوئی مفصل اور مستقل تصنیف اصول حدیث کے ضمن میں موجود نہیں تھی، اس ضرورت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس کتاب کا ابتدائی مسودہ ۱۹۸۴ء میں تیار کیا گیا لیکن کچھ اسباب کی بنا پر اس کی اشاعت ۱۹۹۸ء میں ہوئی۔(۳۶)

کتاب کے آغاز میں علم اصول حدیث اور اس کے ارتقاء کی تاریخ بیان کی گئی ہے۔پھر حدیث کی اقسام بلحاظ اسناد پر تفصیلاً روشنی ڈالی گئی ہے۔بعد ازاں حدیث مقبول اور حدیث ضعیف پر بھی سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔طعن راوی، روایت بالمعنیٰ، غریب الحدیث الغرض اصطلاحات الحدیث کی بیشتر انواع واقسام پر تفصیلی مباحث ماخذ اصلیہ کے حوالے سے لکھی گئی ہیں۔مصادر سے عبارات بھی درج کی گئی ہیں تاکہ جویانِ علم کی تشنگی باقی نہ رہے۔عربی حوالہ جات کو سائنسی انداز میں رقم کیا گیا ہے۔آخر میں مراجع ومصادر کی ایک طویل فہرست بھی دی گئی ہے جس سے مؤلف کی محنت شاقہ کا یقین ہوتا ہے اور اہل علم کتاب کی وقعت متعین کر سکتے ہیں۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

اردو زبان میں کوئی بھی کتاب اس کتاب کے ہم پلہ نہیں ہے۔نہ صرف عام شائقین بلکہ اہل علم کے ہاں بھی یہ کتاب ایک مرجع کی حیثیت رکھتی ہے۔اس کتاب کوالفیصل ناشران وتاجران کتب لاہور نے شائع کیا ہے۔اسکی ضخامت،۸۱۵صفحات ہے۔

علوم الحدیث (ڈاکٹر محمد باقر خان خاکوانی) ۲۰۱۱ء

زیرنظر کتاب علوم الحدیث کے موضوع پر ہے اور یہ خصوصی طور پر برصغیر کے تناظر میں لکھی گئی ہے۔مقدمہ میں ڈاکٹر موصوف لکھتے ہیں:۔

> ''یہ کتاب اپنے موضوع پر نئے یا جدید معلومات کی حامل نہیں ہے بلکہ بیسیوں کتب میں سے ایک ہے۔لیکن اس کے ترتیب دینے میں جو بات مدنظر رکھی گئی ہے وہ یہ ہے کہ کتاب عام فہم رہے اور ہر طبقۂ زندگی کے لوگ اس سے استفادہ کر سکیں۔اندازِ تحریر سادہ رکھا اور غیر ضروری بحثوں سے احتراز کیا گیا۔یہاں تک کہ اقسامِ حدیث کی مثالوں کو بھی حذف کیا گیا۔محدثین کے اختلافات کو بھی بیان نہیں کیا گیا کیونکہ اس سے عام قاری غلط فہمیوں کا شکار ہوسکتا ہے۔برصغیر کے حوالے سے کچھ تاریخی پسِ منظر بھی پیش کیا گیا ہے۔دونوں قسم کے مصادر سے استفادہ کیا گیا ہے۔''(۳۷)

اہم مضامین میں حدیث،اقسام حدیث،حجیت حدیث،روایت ودرایت،وضع حدیث،اسماءالرجال، جرح وتعدیل،نخبۃ الفکر کا تعارف،تاریخ حدیث،محدثین کے کارنامے،برصغیر میں علم حدیث کے کام کا تاریخی تجزیہ،برصغیر میں حدیث پر ہونے والے کام کا مختلف انواع کے لحاظ سے جائزہ شامل ہیں۔یہ کتاب اپنے عنوان کے مطابق نہایت کامیاب ہے۔قارئین کے لئے نہایت مفید ہے۔کتاب میں ذیلی حوالہ جات کا اہتمام کیا گیا ہے۔اور آخر میں ۳۵ مصادر ومراجع شمار کیے گئے ہیں۔ادارہ ادبیات،اردو بازار، لاہور،کی طرف سے۲۵۲صفحات کے ساتھ شائع ہوئی۔

خلاصہ

علم اصول حدیث پر پاکستان کی سرکاری جامعات میں بھی جزوی طور پر مختلف تحقیقی کام کیا گیا ہے،جس کے لیے علیحدہ مقالہ مرتب کرنے کی ضرورت ہے۔مزید برآں شروحات حدیث میں ضمناً اصول حدیث کے قیمتی مباحث موجود ہیں،تاہم ارض پاکستان کے علماء کرام ومحققین کی اردو زبان میں اصول حدیث کے فروغ

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

کے لیے بیان کردہ مذکورہ کاوشیں اور خدمات نہ صرف قابل ذکر ہیں بلکہ لائق تحسین ہیں۔ بناء بریں علم اصول حدیث کا اردو زبان اور جدید اسلوب میں پیش کردہ یہ علمی سرمایہ نہایت اہمیت وافادیت کا حامل ہے۔

حوالہ جات وحواشی

(۱)القرآن۳:۱۳۳ (۲)القرآن۴:۵۹ (۳)القرآن۳۳:۲۱

(۴)امام ذہبی، ابوعبداللہ شمس الدین، تذکرۃ الحفاظ، دائرہ المعارف العثمانیہ، دکن، ہند، ۱۹۵۵ء، ج۱ص۲۔

(۵)امام مالک، مالک بن انس، تحقیق الدکتور بشار عواد، موطاامام مالک، کتاب الفرائض، باب میراث الجدہ، دارالغرب الاسلامی بیروت، ۱۹۹۷ء، ج۲،ص۱۴۔

(۶)مولانا عثمانی، محترم فہیم، حفاظت وحجیت حدیث، دارالکتب، لاہور، ۱۹۷۹ء ص۱۲۳۸۔

(۷)امام ذہبی، ابوعبداللہ شمس الدین، تذکرۃ الحفاظ، دائرہ المعارف العثمانیہ، دکن، ہند، ۱۹۵۵ء، ج۱ص۶۔

(۸)امام مالک، مالک بن انس، تحقیق الدکتور بشار عواد، موطاامام مالک، کتاب الجامع، باب الاستیذان، دارالغرب الاسلامی بیروت، ۱۹۹۷ء، ج۲،ص۵۵۳۔

(۹)امام ذہبی، ابوعبداللہ شمس الدین، تذکرۃ الحفاظ، دائرہ المعارف العثمانیہ، دکن، ہند، ۱۹۵۵ء، ج۱ص۱۰۔

(۱۰)مولانا اکبرآبادی، سعید احمد، فہم قرآن، ادارہ اسلامیات، لاہور، ۱۹۸۲ء ص۱۹۔

(۱۱)امام مسلم، مسلم بن حجاج القشیری، صحیح مسلم، مقدمہ، باب بیان الاسناد من الدین، دارالسلام، ریاض، ۱۴۱۹ھ

(۱۲)ایضاً نفس المرجع

(۱۳)مولانا شبلی نعمانی، سید سلیمان ندوی، سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، آرزیڈ پیکجز، لاہور، ۱۴۰۸ھ، ج۱ص۳۹۔

(۱۴)ایضاً نفس المرجع

(۱۵)القرآن، ۴۹:۶

(۱۶)امام بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب العلم، باب من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مطبعۃ السّلفیہ، قاہرہ، ۱۴۰۰ھ، ج۱ص۵۵۔

(۱۷)امام مسلم، مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، مقدمہ، باب بیان نہی عن الحدیث بکل ما سمع، دارالسلام، ریاض، ۱۴۱۹ھ

(۱۸)امام بخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب العلم، باب من کذب علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم، مطبعۃ السّلفیہ، قاہرہ، ۱۴۰۰ھ، ج۱ص۵۵۔

(۱۹)امام سیوطی، عبدالرحمٰن بن ابوبکر، جلال الدین، تحقیق: طارق بن عواض، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی،

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.

دارالعاصمہ، ریاض ۲۰۰۳ء، ج ا، ص ۳۸۔

(۲۰) امام ابن حجر عسقلانی، تحقیق: الدکتور بسیع بن ہادی، النکت علی کتاب ابن الصلاح، دارالرایہ، ریاض ۱۹۹۶ء، ج ا، ص ۲۵۵۔

(۲۱) امام سیوطی، عبدالرحمٰن بن ابوبکر، جلال الدین، تحقیق: طارق بن عواض، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، دارالعاصمہ، ریاض ۲۰۰۳ء، ج ا، ص ۳۸۔

(۲۲) صبحی صالح، ڈاکٹر، مترجم: محمد رفیق چودھری، علوم الحدیث، اسلامی اکادمی لاہور ۱۹۸۹ء، ص ۱۲۷

(۲۳) ایضا نفس المرجع

(۲۴) اسعدی، مولانا محمد عبیداللہ، علوم الحدیث، ادارۃ المعارف کراچی ۲۰۰۸ء، ص ۳۹۔

(۲۵) خاکوانی، ڈاکٹر باقر خان، علوم الحدیث، ادبیات، لاہور ۲۰۱۱ء، ص ۲۳۳۔

(۲۶) امام حاکم، محمد بن عبداللہ النیشابوری۔ تحقیق، احمد بن فارس، معرفۃ علوم الحدیث، دار ابن حزم۔ بیروت ۲۰۰۳ء، ص ۳۴۷۔

(۲۷) امام سیوطی، عبدالرحمٰن بن ابوبکر، جلال الدین، تحقیق: طارق بن عواض، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، فہرست، دارالعاصمہ، ریاض ۲۰۰۳ء

(۲۸) امجد العلی، مفتی، الدرایہ فی اصول الحدیث، ناشر محمد سعید اینڈ سنز کراچی ۱۹۶۶ء، ص ۲۴۔

(۲۹) پھلواری، مولانا محمد جعفر شاہ، معارف حدیث (ترجمہ: معرفۃ علوم الحدیث از امام حاکم)، ادارہ ثقافت اسلامیہ، لاہور ۱۹۷۰ء۔ ص، ۱۵۔

(۳۰) پالن پوری، مولانا سعید احمد، تحفہ الدرر، مدنی کتب خانہ، کراچی ۱۴۱۵ھ، ص ۲۔

(۳۱) مولانا اثری، عبدالجلیل، تحفہ اہل النظر فی مصطلح اہل الخبر، ندوۃ المحدثین، گوجرانوالہ ۱۹۹۸ء۔

(۳۲) ظفر، ڈاکٹر عبدالرؤف، التحدیث فی علوم الحدیث، فہرست، مکتبہ قدوسیہ، لاہور ۲۰۰۷ء، ص ۱۶۔

(۳۳) ظفر، ڈاکٹر عبدالرؤف، علوم الحدیث فنی، فکری اور تاریخی تجزیہ، نشریات، لاہور ۲۰۰۹ء، ص ۱۷۔

(۳۴) سہیل حسن، ڈاکٹر، معجم اصطلاحات حدیث، ادارہ تحقیقات اسلامی۔ اسلام آباد ۲۰۰۹ء، ص ۵۸۔

(۳۵) غازی، ڈاکٹر محمود احمد، محاضراتِ حدیث، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور ۲۰۱۰ء، ص ۱۱۔

(۳۶) علوی، ڈاکٹر خالد، اصول الحدیث مصطلحات وعلوم، پیش لفظ، الفیصل ناشران وتاجران کتب، لاہور ۲۰۰۱ء

(۳۷) خاکوانی، ڈاکٹر باقر خان، علوم الحدیث، ادبیات، لاہور ۲۰۱۱ء، ص ۱۹۔

An evaluation version of novaPDF was used to create this PDF file.
Purchase a license to generate PDF files without this notice.